السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایسا کاروبار جس میں رقم جمع نہیں ہوتی۔ رقم آتی ہے خرچ ہوجاتی ہے، مثلاً تاجر ایک چیز دس ہزار کی لے کر گیارہ ہزار کی بیچ دیتا ہے پھر اور چیز لے آتا ہے سال کے بعد زکوٰۃ کا حساب کیسے کیا جائے گا؟ کپڑے کی دکان یر کریانے (کی دکان کا حساب سال کے بعد اندازے سے کیا جائے گا، یا تھانوں کی گنتی اور سامان کا وزن کر کے؟ (ظفر اقبال، گوجرانوالہ) (۳۱ جنوری ۲۰۰۳ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو چیز سال بھر جمع نہ رہے خرچ ہوجائے اس میں زکاۃ نہیں۔ نیز جو اشیاء دکان میں موجود ہیںسال گزرنے پر ان کی مالیت کا حساب لگا کر زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔ ''سنن ابی داوٗد'' میں بسند حسن حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

'(فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِي نُعِدُّ لِلْبَيْعِ۔' (سنن أبی داود، باب العروض إذا کانت للتجارۃ، ہل فیہا من زکاۃ، رقم:۱۵۶۲، اسنادہ حسن'

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ تجارتی مال سے ہم زکوٰۃ ادا کریں۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:311

محدث فتویٰ